

189758- مجبوراً روزہ رکھتے ہیں اور روزوں کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ جلد از جلد رمضان کے دن گزر جائیں!

سوال

سوال: ہم رمضان کے روزے تور کھتے ہیں لیکن دل میں تمنا ہی ہوتی ہے کہ رمضان جلد گزر جائے؛ کیونکہ ہمیں روزہ رکھ کر مشقت اٹھانا پڑتی ہے، تو کیا یہ ایسا گناہ ہے جس کی توبہ کرنا لازمی ہے اور آپ ہماری اس بارے میں کیا رہنمائی فرماتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

روزہ افضل تین عبادات میں شامل ہے، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین عبادت ہے، چنانچہ بخاری: (1904) اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: روزے کے سوا انسان کا ہر عمل اسی کیلیے ہے، اور روزہ میرے لیے ہے میں ہی اس کا بدھ دوں گا، روزہ ڈھال ہے، لہذا جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو یہودگی والی باتیں نہ کرے اور نہ ہی آواز بلند کرے؛ اگر پھر بھی کوئی اسے برا بھلا کئے یا اس سے لڑائی لڑتے تو یہ کہ دے: "میں روزے دار ہوں" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری سے بھی زیادہ محبوب ہے، روزے دار کیلیے دو خوشی کے موقع ہوتے ہیں: جب روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے، اور جب اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے خوش ہوگا)

اس حدیث میں روزے کا اللہ تعالیٰ کی شریعت میں مقام و مرتبہ بالکل عیاں اور واضح ہے، اسی طرح روزے داروں کی فضیلت سمیت انہیں ملنے والا بہترین بدھ بھی ذکر ہوا ہے۔

شیخ ابن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہاں دو طرح کا ثواب ہے کہ فوری اور دوسرا قدرے دوری پر:

فوری کا مشاہدہ تو ہم بھی کرتے ہیں کہ جب روزے دار روزہ افطار کرتا ہے تو روزے کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے خوش ہوتا ہے، نیز کھانے پینے سمیت دل کو بجانے والی اشیا روزہ مکمل ہونے پر حاصل کرتا ہے، جن سے روزے نے روکا ہوا تھا۔

قدرے دو ری والاثواب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت رضائی الہی اور تحریم کی صورت میں حاصل ہوگا، نیز یہ فوری ثواب دوری پر موجود ثواب کا ایک مظہر ہے، اور اللہ تعالیٰ دونوں ثواب روزے دار کو عطا فرمائے گا۔

نیز یہاں یہ بھی اشارہ ہے کہ روزے دار جس وقت روزہ افطار کرنے کے قریب ہوتا ہے اور اسے روزہ افطار کرنے کی خوشی بھی حاصل ہو جاتی ہے، یہ در حقیقت اس مشقت اور تکلیف کے مقابلے میں ہے جو دن میں اسے پسندیدہ چیزیں چھوڑنے کی وجہ سے حاصل ہوتی، نیز فوری ثواب نیکی کیلیے ابھارنا ہے "انتی بہجت قلوب الابرار" (96) اور اسی طرح دیکھیں: "فتح الباری" از ابن حجر: (4/118)

یہی وجہ ہے کہ جب مسلمان کو روزہ رکھنے پر مقابل برداشت حد تک مشقت حاصل ہو تو وہ بھی افطاری کے وقت خوش ہوتا ہے، صرف اس لیے نہیں کہ اب مشقت زائل ہونے لگی ہے؛ بلکہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے روزے کی مشقت برداشت کرنے کی صلاحیت بخشی اور روزے جیسی عظیم اطاعت مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی، لہذا مسلمان کی نظر مشقت پر نہیں ہوتی کہ اب مشقت زائل ہونے والی ہے، بلکہ اس کی نظریں روزے کی نیکی پر ہوتی ہیں کہ اب روزہ مکمل ہونا والا ہے، نیز صحیح حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ دعا کرتے ہوئے خوب کوشش کرو؟ تم کو: "اللَّهُمَّ اعْنَا عَلَى شُكُرٍ وَذُكْرٍ وَحُنُنٍ عِبَادَتِكَ" [یا اللہ! ہماری تیرے شکر، ذکر اور اچھی طرح عبادت کرنے کیلیے مدد فرمایا]) احمد: (7922) ابنی نے اسے "سلسلہ صحیح": (844) میں صحیح قرار دیا ہے۔

آپ کو کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جس کا سینہ ماہ رمضان کے آنے پر کڑھنے لگے، البتہ جو شخص اس دنیا میں مکن ہو، شوٹ ولزت پرستی میں ڈوبا ہو وہی اس معینے سے بجا گتا ہے۔

روزوں کی وجہ سے دو قسم کے لوگوں کو ہی مشقت و تکلیف جھینا پڑتی ہے :

1- وہ شخص جس کے پاس معقول شرعی عذر ہے : بیماری یا سفر وغیرہ کی شکل میں تو وہ روزہ پھر ہوڑنے کیلیے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت پر عمل کرے۔

2- جس شخص کو روزہ رکھنے کی وجہ سے قبل برداشت مشقت ہوتی ہے تو وہ اپناروزہ مکمل کرے، اور حصول رضاۓ الہی کیلیے اس مشقت پر صبر کرے۔

لیکن جو شخص روزہ رکھنے کی وجہ سے ملنے والی مشقت پر روزوں کو ہی ناگوار سمجھے، ماہ رمضان کے ختم ہونے کی تمنا کرے اور رمضان دوبارہ نہ آنے کا سوچے تو یقینی بات ہے کہ یہ صورت مناسب نہیں ہے، کیونکہ وہ عبادت کو اچھا نہیں سمجھتا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے صبر نہیں کرتا۔

مزید کیلیے آپ سوال نمبر : (13480) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم۔